

ایک نئی خلقت

نمبر 3467

ایک خطبہ

مطبع: جمعرات، 15 جولائی، 1915 کو شائع ہوا

واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپرژن

مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن

"اور وہ جو تخت پر بیٹھا تھا، اُس نے کہا، دیکھ، میں سب چیزیں نئی کر دیتا ہوں۔"

مکاشفہ 5:21

انسان عموماً قدامت کی تعظیم کرتا ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ انسانی دل و دماغ پر کس کا اثر زیادہ گہرا ہوتا ہے—قدامت کا یا جدت کا۔ اگرچہ لوگ پرانی چیزوں پر فریفتہ ہوتے ہیں، لیکن وہ نئی چیزوں سے بھی بڑی آسانی سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ ہر نئی بات میں کچھ نہ کچھ کشش ضرور ہوتی ہے۔ بے قرار روحیں خیال کرتی ہیں کہ نیا ضرور بہتر ہوگا۔ اگرچہ وہ اکثر مایوس ہوتے ہیں، پھر بھی وہ اسی جال میں بار بار پھنس جاتے ہیں، اور یونانیوں کی مانند جو مارس کی پہاڑی پر رہتے تھے، وہ اپنی عمر کا بیشتر وقت نئی باتیں سننے یا سناتے میں گزارتے ہیں۔

اور اے عزیزو، ہم خود بھی، اگرچہ وقت کے گزرنے پر کبھی کبھار افسوس کرتے ہیں، مگر جب کوئی نیا دور طلوع ہوتا ہے تو ہم اُسے خوشی سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ اگر ہمارا تقویم ہمیں ماضی کی کچھ دردناک یادیں دلاتا ہے، تو ہمارا حساب کتاب مستقبل کی کچھ امید افزا جھلکیاں بھی پیش کرتا ہے۔ اور کبھی یوں ہوتا ہے کہ ہم پیچھے بہت سے غم، ابتلاء اور تنبیہات چھوڑ آتے ہیں، سو ہمیں امید ہوتی ہے کہ اب حالات بدل چکے ہیں، اور ہمارے سامنے راحت، خوشحالی، اور رحمتوں کا دور آن پہنچا ہے۔

ایک انسان ماضی پر اور اُس کے ضائع شدہ لمحات پر اشک بہاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ بہترین لوگ بھی وقتاً فوقتاً ایسا ہی کرتے ہیں۔ اور ہم جو ان میں سے نہیں ہیں، اکثر دل کی گہرائیوں سے اس قسم کے نوحے بلند کرتے ہیں:

ہماری عمر بے کار گئی،

!اور گناہوں کی بے تعداد بہت

،اے خداوند! ماضی کی مغفرت دے

"اور آئندہ کے لیے قوت عطا فرما۔"

مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی غم میں ڈوبا ہوا ہو، یا اپنے گزرے ہوئے ایام پر شرمندگی محسوس کرے—اور جب وہ اپنے ماضی پر افسوس کرے، توبہ کرے، اور اُس پر روئے—تو اُس کے لیے یہ خیال باعثِ تسلی ہوتا ہے کہ وہ گویا ایک نئی فضا میں سانس لے رہا ہے، اور نئی راہ پر چلنے کو تیار ہے۔ وہ اپنی پرانی تلوار پھینک چکا ہے، اور اب دیکھنا چاہتا ہے کہ نئی کے ساتھ کیا کچھ کر سکتا ہے۔ اُس نے اپنا پرانا لباس اتار دیا ہے، اور اب چاہتا ہے کہ جو نیا لباس اُسے عطا کیا گیا ہے، اُس کے شاہانِ شان چلے۔

شاید نیا پن، اور نئے دنوں کا طلوع ہونا، اُن لوگوں کے لیے کچھ حوصلہ افزائی کا باعث بنے جو پڑمردہ اور سست ہو چکے ہیں۔ ممکن ہے کہ ہم حرکت میں آ جائیں، اور اگر حرکت نہ بھی ہو تو امید کی کوئی چنگاری ضرور جاگ اٹھے کہ ہمارے دل و دماغ میں ایک نئی ابتدا جنم لے، پرانی سستی کی جگہ نئی تازگی، پرانی بے دلی کی جگہ نئی محبت، پرانی مردنی کی جگہ نئی غیرت —اور مسیح کے لیے ایک نئی، ثابت قدم اور مستقل خدمت شروع ہو جائے، جس میں وہ کاہلی نہ ہو جو پہلے تھی۔ خُدا کرے کہ ایوں ہی ہو!

اس آیت کو اس روشنی میں دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ ہر ایک کے لیے پیغام رکھتی ہے۔ کیا تم نئی ابتدا کرنا چاہتے ہو؟ تو سنو! ایک ہے جو تمہاری مدد کر سکتا ہے! وہ جو اب جلال میں تخت پر بیٹھا ہے، اگرچہ کبھی صلیب پر مصلوب ہوا، اُس کے دہن سے ہر اُس جان کے لیے جو نئی بننا چاہتی ہے اور نئی زندگی شروع کرنا چاہتی ہے، امید کی سرگوشی سنائی دیتی ہے:

"!دیکھ، میں سب چیزیں نئی کر دیتا ہوں"

اس تخت کی گونجتی صدا کو—جو کائنات کے شہنشاہ کا دربار ہے، بادشاہوں کے بادشاہ کی عدالت ہے—سمجھنے کے لیے، ہم تین باتوں پر توجہ دیں گے:

اولاً، ہم نئی خلقت پر مختصراً بات کریں گے۔  
ثانیاً، ہم تمہیں دعوت دیں گے کہ اُس عظیم نوساز کی پرستش کرو۔  
ثالثاً، ہم تم سے کہیں گے کہ جو بات تمہارے سامنے ہے، اُسے غور سے دیکھو، تاکہ تمہیں اُس سے برکت حاصل ہو۔

نوٹ کریں کہ متن اس حقیقت کو بیان کرتا ہے

I

ایک نئی خلقت :

میں بنانا ہوں" — یہ ایک الہامی کلمہ ہے۔ "میں سب چیزیں بنانا ہوں" — یہ بھی خُدائی اعلان ہے۔ مگر "میں سب چیزیں نئی" بنانا ہوں" — یہ اُس تیسری رفعت کو چھو لیتا ہے جہاں قدوس ثلاثی اپنی نہایت شان و شوکت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

"میں سب چیزیں نئی بنانا ہوں۔"

یہی کام ہمارے خُداوند یسوع مسیح نے نہایت وسیع پیمانے پر انجام دیا ہے۔ ہمیں اُس کے مقصد پر نظر ڈالنی چاہیے۔

یہ خُداوند یسوع مسیح کی مرضی اور منشا ہے کہ وہ اِس دنیا کو بالکل نئی بنا دے۔ تمہیں یاد ہوگا کہ ابتدا میں یہ کیسی تخلیق ہوئی تھی—پاکیزہ اور کامل۔ اُس نے اپنے ہم رُکاب اجرام فلکی کے ساتھ خوشی اور تعظیم کا نغمہ چھیڑا تھا۔ یہ ایک خوبصورت جہاں تھا، ہر اُس چیز سے لبریز جو دِلربا، دلکش، خوشی بخش اور مقدس ہو۔

اور اگر ہمیں لحظہ بھر کے لیے یہ تصور کرنے کی اجازت ہو کہ اگر یہ ویسا ہی قائم رہتا جیسا خُدا نے اُسے خلق کیا تھا، تو ہم شاید سوچ سکتے کہ آج یہ دنیا کس قدر مبارک ہوتی۔

اگر اس میں آج کے برابر کثیر آبادی ہوتی، اور اگر صالح لوگ، ایلہاہ کی مانند، موت کا مزا چکھے بغیر آسمان کو اُٹھا لیے جاتے، اور اُن کے بعد دیندار نسلیں اُن کی وارث بنتیں—تو سوچو، یہ دنیا کس قدر بابرکت ہوتی! ایک ایسی دنیا جہاں ہر شخص کاہن ہوتا، ہر گھر عبادت گاہ، ہر لباس مقدس پوشاک، ہر کھانا قربانی، اور ہر مقام "خُداوند کے لیے مقدس" کہلاتا—کیونکہ خُدا کا خیمہ ملاقات اُن کے درمیان ہوتا، اور خُدا خود اُن کے ساتھ سکونت کرتا

کیسے نغمے سورج کے طلوع ہونے پر اُس کا استقبال کرتے! جنت کے پرنے ہر پہاڑی اور وادی میں اپنے خالق کی ستائش کرتے! کیسے نغمے رات کی خاموشی کو لبریز کرتے! بلکہ، فرشتے جو اِس حسین زمین پر منڈلاتے، باربا آدھی رات کی خاموشی میں خوشی کے سُر سنتے، جب پاکیزہ اور شادمان دل آسمان کے جھروکوں میں سے جھانکتے خالق کی آنکھوں کو دیکھتے، جو ستاروں کی چھت پر چمک رہی ہوتیں۔

لیکن ایک سانپ آیا، اور اُس کی مکاری نے سب کچھ بگاڑ دیا۔ اُس نے ماں حوا کے کان میں سرگوشی کی—وہ گری، اور ہم اُس کے ساتھ گر پڑے—اور اب یہ کیسی دنیا ہے! اگر کوئی شخص کھلی آنکھوں کے ساتھ اِس میں چلے، تو وہ دیکھے گا کہ یہ کیسا بھیانک جہاں ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ اس کے دریا، جھیلیں، وادیاں یا پہاڑ قابلِ نفرت ہیں—نہیں! یہ تو فطرتاً فرشتوں کے لائق دنیا ہے، مگر اخلاقاً ایک ہیبت ناک دنیا ہے۔

جب میں پچھلے دنوں پیرس کی گلیوں میں گھوما، اور سپاہیوں کو اُن کے دلکش لباسوں میں دیکھا—اور وہ چاقو اور چھریاں جو وہ ساتھ لیے پھرتے تھے تاکہ آدمیوں کو کاٹیں اور موت کا نوالہ بنائیں—تو میں نہ رہ سکا اور سوچا: کیا خوبصورت دنیا ہے یہ! محض ایک انسان انگلی اُٹھا دے، تو ایک لاکھ مرد دوسرے ایک لاکھ سے نبرد آزما ہونے کو تیار! سب کے سب کس ارادے سے؟ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے کو، ایک دوسرے کے دل چیرنے کو، اور گھٹتوں گھٹتوں ایک دوسرے کے خون میں دلدل بچھانے کو، یہاں تک کہ خندقیں خون سے بھر جائیں، گھوڑے اور آدمی سب ایک ساتھ پڑے رہیں، اور اُن کی لاشیں کتوں اور اُمردار خوروں کی غذا بن جائیں!

پھر دونوں جانب کے فاتحین واپس آتے ہیں، ڈھول بجاتے ہیں، نرسنگے پھونکتے ہیں، اور کہتے ہیں: "جلال! جلال! دیکھو ہم نے کیا کیا!" شیطان بھی، جب کھلے بندوں کام کرے، انسان سے زیادہ بدتر نہ ہو سکتا۔ کُتے بھی شاید ایک دوسرے کو ویسا نہ چیریں جیسے انسان انسان کو چیرتے ہیں۔

عقل مند لوگ بیٹھتے ہیں، اپنی پیشانیاں تھام کر غور و فکر کرتے ہیں، کہ بارود، گولی اور گولہ بارود کے نئے طریقے کس طرح ایجاد کیے جائیں تاکہ بیس ہزار جانیں اُسی آسانی سے نیست و نابود کی جا سکیں، جس آسانی سے موجودہ وسائل سے بیس

کی جا سکتی ہیں۔ اور جو شخص اپنی ذہانت سے انسانی نسل کو نیست کرنے کا کوئی نیا طریقہ دریافت کرے، اُسے ذہین، محب وطن، اور قوم کا محسن گردانا جاتا ہے

اے یہ کیسی بھیانک دنیا ہے! لرزہ خیز، عقل کو دہلا دینے والی! جب خُدا اُسے دیکھتا ہے تو مجھے حیرت ہوتی ہے کہ وہ اسے فوراً نیست کیوں نہیں کر دیتا، جیسے تم یا میں اُس چنگاری کو کچل دیتے ہیں جو انگھیٹی سے اڑ کر قالین پر اُڑے۔ یہ ایک مہیب جہاں ہے۔

لیکن یسوع مسیح—جو جانتا تھا کہ ہم، چاہے کچھ بھی کر لیں، اس دنیا کو زیادہ بہتر نہیں بنا سکتے—شروع ہی سے اس ارادہ میں تھا کہ اُسے نئی دنیا بنائے۔ سچ کہوں تو میرے نزدیک یہ ایک شاندار قصد ہے! ایک دنیا پیدا کرنا یقیناً حیرت انگیز بات ہے، مگر ایک دنیا کو نیا بنا دینا—یہ اُس سے بھی کہیں بڑھ کر عجیب کارنامہ ہے

جب خُدا نے کلام کیا اور فرمایا، "روشنی ہو"، تو یہ ایک خُدائی فرمان تھا، جو اُس کی الوہیت کو ظاہر کرتا تھا۔ اُس وقت کوئی مزاحمت نہ تھی۔ اُس کے ارادہ کے سامنے کوئی حریف نہ تھا—وہ جیسے چاہتا تعمیر کرتا، اور کوئی نہ تھا جو گرا سکے۔

لیکن جب خُداوند یسوع مسیح ایک نئی دُنیا بنانے آتا ہے، تو ہر چیز اُس کے خلاف کھڑی ہو جاتی ہے۔ جب وہ فرماتا ہے، "روشنی ہو"، تو تاریکی کہتی ہے، "روشنی نہ ہو گی"۔ جب وہ حکم دیتا ہے، "نظم ہو"، تو خلل و بے ترتیبی پکار اُٹھتی ہے، "نہیں، میں انتشار کو قائم رکھوں گی"۔

جب وہ فرماتا ہے، "پاکیزگی ہو، محبت ہو، صداقت ہو"، تو شر کی ریاستیں اور قوتیں اُس کی مزاحمت کرتی ہیں اور کہتی ہیں، "پاکیزگی نہ ہو گی، بلکہ گناہ ہو گا۔ محبت نہ ہو گی، بلکہ عداوت ہو گی۔ صداقت نہ ہو گی، بلکہ گمراہی ہو گی۔ خُدا کی عبادت نہ ہو گی، بلکہ لکڑی اور پتھر کے بتوں کی پرستش ہو گی—انسان اُن بتوں کے آگے جھکیں گے جو اُن کے اپنے ہاتھوں نے بنائے"۔

تو بھی، ان سب کے باوجود، یسوع مسیح، جو انسان کے قالب میں ظاہر ہوا، اور خُدا کا بیٹا ہونے کا اعلان کرتا ہے، یہ ارادہ کرتا ہے کہ "سب چیزیں نئی بناؤں"—اور اے بھائیو اور بہنو، یقین رکھو، وہ ایسا ضرور کرے گا۔ خواہ وہ اپنے وقت پر عمل کرے، اور خاکسار وسیلوں کو استعمال میں لائے، تاہم وہ اپنے مقصد کو پورا کرے گا۔

وہ دن ضرور آئے گا جب یہ زمین ویسی ہی حسین ہو گی جیسی ابتدا کے سبت کے روز تھی—جب ایک نیا آسمان اور نئی زمین ہو گی، جہاں صداقت سکونت کرے گی۔

پرانا نبوتی وعدہ حرف بہ حرف پورا ہو گا۔ خُدا انسانوں کے درمیان سکونت کرے گا، زمین پر سلامتی قیام کرے گی، اور عرش برین پر خُدا کو جلال دیا جائے گا۔ یہ مسیح کا عظیم کارنامہ، یہ جلیل الشان منصوبہ کہ اُس پرانی دُنیا کو نئی بنا دے، انجام تک پہنچے گا۔

اس کو پورا کرنے کے لیے، یہ ہوا کہ مسیح نے ہمارے لیے ایک نیا عہد قائم کیا۔ پرانا عہد تھا، "یہ کر اور زندہ رہ"۔ وہ عہد ہم سب کے لیے موت کا فرمان تھا۔ ہم نہ کر سکتے تھے، اس لیے زندہ بھی نہ رہ سکتے تھے، سو ہم ہلاک ہوئے۔ لیکن نیا عہد انسانی عمل پر منحصر نہیں، بلکہ اُس کی بنیاد اِس پر ہے کہ مسیح نے کام مکمل کیا۔ نیا عہد یوں کہتا ہے، "میں چاہوں گا، اور تم کرو گے"۔

شریعت کا عہد، جس میں ہم جسم کے باعث کمزور تھے، ہمیں زخمی اور ٹکڑے ٹکڑے چھوڑ گیا۔ لیکن فضل کا عہد خُدا کی مہربانی کو ہم پر ظاہر کرتا ہے، اور ہمارا حصہ اُس میں ہمارے ضامن، مسیح یسوع، نے پورا کر دیا ہے۔ چنانچہ یوں فرمایا گیا ہے، "میں اُن کے گناہوں اور بدکاریوں کو پھر کبھی یاد نہ کروں گا؛ اور میں انہیں نیا دل بخشوں گا، اور اُن کے اندر راست روح ڈالوں گا۔"

پُرانی دنیا اب تک اعمال کے اُس پرانے عہد کے تحت ہے، اور اُس کے فرزند ہلاک ہوتے ہیں، کیونکہ وہ اُس عہد کی شرطوں کو پورا نہیں کر سکتے—وہ خُدا کی شریعت کو نہیں مانتے، ہمیشہ اُسے توڑتے ہیں، اور مر جاتے ہیں۔ لیکن فضل کے فرزند، فضل کے نئے عہد کے تحت ہیں۔ اور اُس بیش قیمت خون کے وسیلہ سے—جو اُس پرانے، ٹوٹے ہوئے عہد کا کفارہ ہے—اور مسیح کی بے عیب راستبازی کے وسیلہ سے—جو اُس پرانے عہد کی تکمیل اور تمجید ہے—مسیحی محفوظ ہے، اور خوشی کرتا ہے کہ وہ نجات پایا ہے۔

یوں مسیح نے اپنے لوگوں کو پرانے عہد کے بجائے نئے عہد کے تحت سکونت دی۔

نئے عہد کے ساتھ ساتھ، مسیح نے ہمیں نئی مخلوق بھی بنایا۔ اُس کے مقدسین "مسیح یسوع میں نئی مخلوق" ہیں۔ اُن میں نئی فطرت ہے۔ خُدا نے اُن میں نئی زندگی پھونکی ہے۔ اگرچہ پُرانی فطرت اب بھی موجود ہے، لیکن رُوح القدس نے اُن کے باطن میں نئی فطرت رکھی ہے۔ اب اُن کے اندر ایک متقابل قوت ہے—پُرانی جسمانی فطرت بدی کی طرف مائل، اور نئی خُدا کی بخشی ہوئی فطرت کمال کی طرف راغب۔

وہ نئے انسان ہیں، "یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے وسیلہ سے زندہ اُمید کے لیے نئے سرے سے جنم لیے۔" یہ نئی فطرت نئے اُصولوں سے چلتی ہے۔ پُرانی فطرت کو دھمکیوں سے مرعوب یا انعامات سے خریدتا جاتا تھا—مگر نئی فطرت—محبت کی تحریک سے جیتی ہے۔ شکرگزاری اُس کی متحرک قوت ہے "ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں، کیونکہ اُس نے ہم سے پہلے محبت رکھی۔"

—اب نئی مخلوق کو کوئی لالچی محرک نہیں چلاتا  
اے میرے خُدا، میں تجھ سے اس لیے محبت نہیں رکھتا"  
کہ اس کے عوض میں فردوس کی اُمید رکھتا ہوں  
نہ اس لیے کہ جو تجھ سے محبت نہ رکھیں  
"انہیں ہمیشہ کی آگ میں جلنا ہو گا۔

اے میرے نجات دہندہ، میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں، کیونکہ تُو نے صلیب پر میرے لیے رسوائی، تھو تھو، اور طرح طرح کی ذلت برداشت کی۔ نئی فطرت کو نئے اُصول ہلا دیتے ہیں جو خُدا نے بخشی ہے۔ اور یہ نئی فطرت نئے جذبات سے آگاہ ہے—یہ اُسے محبوب رکھتی ہے جس سے پہلے نفرت تھی، اور اب نفرت رکھتی ہے اُس سے جس سے پہلے محبت تھی۔ یہ وہاں ویرانی پاتی ہے جہاں پہلے مسرت تلاش کرتی تھی، اور اب وہاں شادمانی پاتی ہے جہاں پہلے محض تلخی تھی۔

وہ اب اُس آواز پر لبیک کہتا ہے، جو پہلے اُس کے کانوں کے لیے بے معنی تھی—یعنی قیمتی مسیح کا نام۔ وہ اُن اُمیدوں میں فرحت پاتا ہے، جو پہلے اُسے خواب و خیال سی لگتی تھیں۔ وہ اُس الہی جوش و خروش سے معمور ہوتا ہے، جسے وہ کبھی دیوانگی سمجھ کر ٹھکرا چکا تھا۔ اب وہ اس شعور میں جیتا ہے کہ گویا وہ ایک نئی فضا میں سانس لے رہا ہے، نئی خوراک پا رہا ہے، ایسے چشموں سے پی رہا ہے جو نہ انسانوں نے کھودے اور نہ زمین سے بھرے گئے۔ وہ انسان نیا ہے—نئے اُصولوں میں اور نئے جذبات میں۔

اور اب وہ انسان رشتہ داری میں بھی نیا ہے۔ پہلے وہ غضب کا وارث تھا—اب وہ خُدا کا فرزند ہے۔ وہ غلامی میں تھا—اب وہ آزاد ہے۔ وہ اسماعیل تھا، جو بیابان میں بستا تھا—اب وہ اِصحاق ہے، اور سارہ کے ساتھ نئے عہد کی روشنی میں بستا ہے۔ وہ مسیح یسوع میں فخر کرتا ہے اور پوری طرح روحانی ضیافت کرتا ہے۔

وہ پہلے زمین کا شہری تھا—اب آسمان کا باشندہ ہے۔ پہلے اُس کی ساری امیدیں بادلوں کے نیچے تھیں، مگر اب اُس کا سب کچھ ستاروں کے پار ہے۔ اُسے نئے رشتے ملے ہیں۔ مسیح اُس کا بھائی ہے۔ خُدا اُس کا باپ ہے۔ فرشتے اُس کے دوست ہیں اور خُدا کے وہ لوگ جنہیں دنیا حقیر جانتی ہے، وہی اُس کے عزیز ترین اقربا ہیں۔

اسی لیے اُس انسان کی آرزوئیں بھی نئی ہو گئی ہیں۔ اب وہ خُدا کو جلال دینے کو تڑپتا ہے۔ پہلے اُسے خُدا کے جلال کی کچھ پروا نہ تھی۔ اب وہ خُدا کو دیکھنے کو ترستا ہے—حالانکہ کبھی وہ اپنی جان دے کر بھی خُداوند کی حضوری سے بھاگ نکلتے کو تیار تھا۔ اب وہ زندہ خُدا کا پیاسا ہے، اور اگر اُس کی جان کو پر ملتے، اور وہ فانی قید سے آزاد ہوتا، تو فوراً اڑ کر وہاں جا پہنچتا، جہاں یسوع بستا ہے۔

اے عزیزو، کیا تم نئے انسان ہو؟ اگر ہو، تو تم جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہے۔ اگر نہیں ہو، تو میں جانتا ہوں کہ میں تمہیں سمجھا نہیں سکتا۔ اوہ! نئے سرے سے پیدا ہونا ایک عظیم بھید ہے۔ مبارک ہے وہ جان جو اسے سمجھتی ہے! لیکن جو اسے نہیں جانتا، وہ کبھی زبان سے سیکھ نہ پائے گا—وہ صرف رُوح القدس کے وسیلہ سے، جو اُسے بھی مسیح یسوع میں نئی مخلوق بناتا ہے، اسے جان سکتا ہے۔

اب تک میں نے یہ کہا کہ مسیح کا مقصد ایک نئی دُنیا بنانا تھا، اور اُس نے ابتدا ایک نئے عہد سے کی۔ پھر اپنے رُوح کے وسیلہ سے وہ نئے عہد کے تحت نئے انسان پیدا کرتا ہے، اور تم دیکھو گے کہ اسی ذریعے سے وہ ایک نیا معاشرہ قائم کرتا ہے۔ بڑے بڑے الفاظ کہے گئے اور عظیم کوششیں کی گئیں کہ معاشرہ کو نیا بنایا جائے، لیکن جب تک انفرادی اراکین—جو معاشرہ کا جزو ہیں—نئے نہ بنیں، اُس وقت تک معاشرہ نیا نہیں بن سکتا۔

تم اینٹوں کا گھر بنا سکتے ہو اگر چاہو، لیکن جیسا بھی تعمیر کرو، وہ بہر حال اینٹوں کا ہی گھر ہو گا۔ جب تک وہ اینٹیں سنگ مرمر میں تبدیل نہ ہوں، تم "سنگ مرمر کے محلوں" میں بسا نہیں سکتے۔ لوگ اپنی گوناگوں نظریات اور سماجی ایجادات پیش کریں، لیکن جب وہ گناہگاروں کے معاشرے کو نئے سانچے میں ڈھال بھی لیں، تب بھی وہ گناہ کا معاشرہ ہی رہے گا۔

لیکن مسیح کے ساتھ معاملہ اور ہے۔ وہ نئے انسان پیدا کر کے ایک نیا معاشرہ بناتا ہے، جسے وہ "اپنی کلیسیا" کہتا ہے۔ اور وہ کلیسیا کو دنیا میں بھیجتا ہے تاکہ باقی نسلِ انسانی پر اثر ڈالے۔ سچ یہ ہے، وہ دن ضرور آئے گا—چاہے وہ اُس کی دوسری آمد پر ہو یا اُس سے پہلے—جب مشرق سے مغرب تک، اور شمال سے جنوب تک، انسانوں کے حوالے سے ایک نئی دنیا قائم ہو گی۔

وہاں غریبوں پر ظلم نہ ہو گا۔ دولتمندوں سے حسد نہ ہو گا۔ کوئی قانون انسانوں کو غلام نہ بنائے گا۔ کسی کے پاس ظلم کی طاقت نہ ہو گی، کیونکہ کسی میں ظلم کی خواہش ہی نہ ہو گی۔ ہمارا خداوند یسوع مسیح زمین کے بادشاہوں کے دلوں میں نیا دل ڈالے گا، اور پھر خود آ کر اُن کے تختوں اور تاجوں کو سنبھالے گا، اور وہی ہمارا آفاقی بادشاہ ہو گا، اور اُس کے دنوں میں راستکار پھولے پھلیں گے۔

اور اب میرا ایمان ہے کہ اُس مبارک دن کو، جب وہ سب چیزوں کو نیا بنائے گا—اُس دن کو جب شیر بچھڑے کی مانند گھاس کھائے گا، اور چیتا بکری کے بچے کے ساتھ آرام کرے گا، جب تلواریں درانتیوں میں بدل دی جائیں گی اور نیزے چھانٹنے کے اوزار بنیں گے—اُس دن کو یاد کرنے کا صحیح طریقہ یہ نہیں کہ ہم محض منہ کھولے اُسے دیکھنے کو کھڑے رہیں، بلکہ یوں ہو کہ ہم اپنے مالک کی روش پر چلیں، اور اُس دن کو لانے کی کوشش کریں—منتخب لوگوں کو نسلِ انسانی سے چنیں، اپنی زندگیوں میں خوشخبری کو عملی طور پر ظاہر کریں، اور یوں کریں جیسے یسوع نے انسانوں کے درمیان کیا—روشنی، سلامتی، صداقت، تقدس اور خوشی کو فروغ دیں، جیسا کہ خدا ہمیں توفیق دے۔

کاش ہمیں اِس مضمون میں اور گہرائی سے اُترنے کا وقت ملتا۔ مگر چونکہ وقت نہیں، اسے یہی چھوڑنا پڑے گا، لیکن خدا کرے کہ تم اور میں اُس نئی تخلیق میں شریک ہوں!

—اب اپنے دوسرے نکتہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اور میں چاہتا ہوں کہ تم

## II

اُس عظیم تجدید کنندہ کی عبادت کرو۔

”وہ فرماتا ہے، ”دیکھ، میں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں۔“ دیکھو اُسے! وہ ایک انسان ہے، جو مسکینوں کے عام لباس میں ملبوس ہے! نہ اُس کی صورت ہے، نہ جمال، اور جب تم اُسے دیکھو گے تو کچھ حسن نہیں کہ تم اُس کے مشتاق ہو جاؤ۔ وہ آیا ہے کہ دنیا کو نیا بنائے۔ نہ اُس کے پاس کوئی فوج ہے، نہ احکام کی کوئی کتاب، نہ کوئی فلسفہ۔ وہ دنیا کو نیا بنانے آیا ہے، اور اِس کے لیے وہ کیا لایا ہے؟ اپنے آپ کو۔

وہ اُن کے درمیان جو اُسے حقیر جانتے ہیں، دکھ اور مشقت کی زندگی بسر کرتا ہے—اور اگر تم جاننا چاہتے ہو کہ وہ سب چیزوں کو نئے کس طرح بناتا ہے، تو اُسے باغ میں دیکھو، جہاں اُس کا پسینہ بڑے بڑے خون کے قطرے بن کر زمین پر ٹپکتا ہے—یہی اُس نئی دنیا کا خون ہے، جو وہ بہا رہا ہے اُسے بندھا ہوا، کوڑے کھاتا، تھوکا جاتا، اور اُس لعنتی درخت کی طرف لے جایا جاتا دیکھو۔ جب تک خدا کا قہر گناہ پر نازل نہ ہو، دنیا نئی نہیں ہو سکتی؛ مگر جب وہ تمام قہر اُس عظیم فدیہ گزار کے سر پر اُنڈیل دیا جاتا ہے، تب دنیا خدا کے ساتھ ایک نئے تعلق میں آ جاتی ہے، اور نئی ہو سکتی ہے۔

پس اُس نجات دہندہ کو دیکھو، جو ایسے کراہ و الم میں ہے جنہیں بیان نہیں کیا جا سکتا، جو خدا کی لعنت کو اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے ہے—کیونکہ اُس نے اُسے ہمارے لیے گناہ بنایا، حالانکہ وہ گناہ کو جانتا نہ تھا۔ لعنت اُس پر آن پڑی، جیسا کہ لکھا ہے، ”ملعون ہے وہ جو درخت پر لٹکایا جائے۔“

باپ کو یہ پسند آیا کہ اُسے گچلے، اُس کو غمگین کرے، اور اُس کی جان کو گناہ کی قربانی بنائے۔

سو وہ دردِ جان جو مالک نے سہا، دُنیا کی نوسازی تھی۔ یہیں اور اسی لمحہ نئی دُنیا کی ولادت ہوئی۔ ماں کو بیٹا جتنے وقت جتنی تکلیف ہوتی ہے، اُس سے بڑھ کر وہ درد تھا جب مسیح نے نئی مخلوق کو جنم دیا۔ یہ اُس کی جان کے دردِ زہ میں تھا—کیا تم نے کبھی اُس فقرہ پر غور کیا، ”اُس کی جان کے درد کا پھل“؟—ہاں، وہیں نئی دُنیا ابھرا ہوئی

دیکھ، میں سب چیزوں کو نیا بناتا ہوں“—یہ مردہ ہوتے ہوئے نجات دہندہ کے ٹوٹے دل سے نکلی ایک پراسرار صدا ہے۔ ”خالی قبر سے، جب وہ جی اُٹھتا ہے، یہ آواز چاندی کی سی نرمی سے سنائی دیتی ہے، ”دیکھ، میں سب چیزوں کو نیا بناتا ہوں۔ تمہیں نئی تخلیق کی پیدائش کو خداوند یسوع مسیح کی قبر تک لے جانا ہو گا، اُس مقام تک جہاں صلیب نصب تھی، اور جہاں اُس کا جسم رکھا گیا۔

لیکن دُنیا کو نئی بنانے کا حقیقی عمل اُس سچائی کے ذریعہ ہوتا ہے، جو مسیح نے ظاہر کی۔ جب مسیح کی مصیبتوں کے وسیلہ سے دُنیا اور خُدا کے درمیان تعلق بدل گیا، تو پھر یسوع کی منادی سے دُنیا کی سوچ بھی خُدا کے بارے میں بدل گئی۔ وہ آیا اور خُدا کو انسان پر ظاہر کیا، جیسا کہ کبھی پہلے نہ ہوا تھا۔ ”اُسی کے وسیلہ سے ہم نے سیکھا کہ ”خُدا محبت ہے۔ اُسی کے ذریعہ ہم نے جانا کہ ”خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

یسوع کی صلیب کی منادی ہی ہے جو دُنیا کو نیا بناتی ہے۔ یہ انسانوں کے فلسفے نہیں، بلکہ خُدا کی حکمت ہے جو تبدیلی لاتی ہے۔ مسیح کی حضوری میں تمہارے فلسفے سورج کے سامنے تاروں کی طرح گم ہو جاتے ہیں۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ مسیح کے اُنچے پر چڑھنے کے بعد رُوح القدس کے نازل ہونے کے وسیلہ سے دُنیا نئی بنی۔ اُسی کے وسیلہ سے خدمت کو قوت ملتی ہے۔ پطرس نے جب رُوح القدس کے اثر کے تحت خوشخبری سنائی تو ایک ہی دن میں تین ہزار نئی مخلوقات پیدا ہوئیں۔ اور وہ مبارک رُوح آج رات یہاں بھی موجود ہے۔

اوہ! کاش آج رات کچھ نئی تخلیقات ہو جائیں—کاش وہ الہی آسمانی رُوح تم میں سے بعض کے دلوں میں آ کر وہ زندگی بخش چنگاری ڈال دے، جو کبھی بجھنے نہ پائے بلکہ آسمان میں ابدی روشنی سے چمکتی رہے۔ جہاں کہیں خوشخبری کی منادی ہوتی ہے، وہاں رُوح اُس خوشخبری میں موجود ہوتا ہے، اور وہ آدمیوں کو ایمان بخشتا ہے، زندگی عطا کرتا ہے، اور یوں وہ نیا بنائے جاتے ہیں—اور یہ نوسازی جاری رہتی ہے۔

میرے پاس وقت نہیں—اگرچہ خیالات میرے ذہن میں موجزن ہیں—کہ اُن تمام طریقوں کا بیان کروں جن سے مسیح دُنیا کو نیا بناتا ہے۔

یہ امر بالیقین ہے کہ اُس کی تاریخ کے تین حصے اِس عظیم عمل سے جڑے ہوئے ہیں۔ میں نے محض اُس کی موت، دفن اور قیامت کا ذکر کیا ہے، مگر میں اُس کی مسلسل اور مؤثر شفاعت کی بھی بات کر سکتا ہوں، کیونکہ تختِ فضل پر اُس کی مناجات بھی اسی جلیل الشان کارگزاری کا ایک حصہ ہے۔ اور میں ہرگز شک نہیں رکھتا کہ اُس کی دوسری آمد، جیسے بپتھر کی چوٹی پر آخری پتھر رکھا جاتا ہے، اُسی طرح نعرۂ جلال ہے ”اُسے ظہور میں آئے گی، ”فضل، فضل ہو اِس پر

—تب وہ قول جو لکھا ہے پورا ہو گا—پورے کمال اور آخری انجام تک ”دیکھ، میں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں۔“

یہ عبارت لفظ ”دیکھ“ سے شروع ہوتی ہے، اور میں بھی اسی کلمہ تعجب سے اُسے ختم کرنا چاہتا ہوں۔  
—میں چاہتا ہوں کہ تم

### III

دیکھو اور ایمان لاؤ۔

دیکھو! خداوند یسوع اب آسمان پر تخت نشین ہے۔ وہی ہے جو سب چیزوں کو نیا بناتا ہے۔ کیا یہی وہ چیز نہیں جس کی تم میں سے بعض کو سخت ضرورت ہے؟ اگر تم اپنے اندر جھانکو، تو بہت کچھ ایسا پاؤ گے جو تمہیں گھن اور خوف میں مبتلا کرے

گا۔ شاید تم اس وقت اپنی حالت پر غور کرنے کی جسارت نہ رکھتے ہو۔ نہ یہ سوچنے کی کہ تم کہاں ہو، کیا ہو، اور کس طرف رواں ہو۔

صاف بات کہوں، "تم کہتے ہو، "مجھے اصلاح کی ضرورت ہے۔" بے شک، مگر تمہیں صرف اصلاح سے کہیں زیادہ کی حاجت ہے۔ میں نے ایک ایسے شخص کے بارے میں سنا جو ہمیشہ قسم کھاتا کہ "خدا مجھے درست کرے!" کسی نے کہا، "بہتر ہو کہ نیا انسان ہی بنایا جائے!" تم میں سے اکثر کا یہی حال ہے۔ تم کہتے ہو، "میں اب نئی زندگی شروع کروں گا۔" بہتر یہی ہو گا کہ اُس کتاب کو بند کر دو اور مزید ورق نہ پلٹو، کیونکہ تمام صفحات یکساں گناہ آلود ہیں۔

اچھا، "ایک کہتا ہے، "میں کوشش کروں گا کہ خود کو بدلوں۔" میری تمنا ہے کہ تم اپنی تبدیلی کے بجائے خدا کی تبدیلی کو آزمائو۔ "مگر یقیناً، یقیناً، میں اپنے آپ کو دھو کر پاک کر سکتا ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ جتنا ممکن ہو اپنے آپ کو صاف کروں۔" ہاں، یہ سب کچھ اپنی جگہ درست ہے۔ لیکن اگر گھر میں لاش پڑی ہو تو؟ میں چاہتا ہوں کہ تم اسے صاف کرو، مگر وہ کبھی زندہ نہ ہو گی۔ تم اسے جتنا بھی دھو لو، وہ پھر بھی سڑنے والی لاش ہی رہے گی۔

تم خود کو جتنا بھی سنوار لو، تمہاری تمام اصلاح لاحقہ ہو گی۔ تمہیں اس سے بڑھ کر کسی شے کی ضرورت ہے، بہت بڑھ کر۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہیں نیا بنایا جانا ضروری ہے۔ اس سے کم کچھ بھی کافی نہیں۔ تمہیں نیا مخلوق بننا ہو گا۔ تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ہو گا۔

آہ! "کوئی کہتا ہے، "اگر میں نیا بنایا جا سکتا تو میرے لیے کچھ اُمید ہوتی۔" دیکھو، مسیح آسمان کے تخت سے نیچے نظر کرتا "ہے اور کہتا ہے، "دیکھ، میں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں۔" "ہاں،" تم کہتے ہو، "مگر وہ مجھے نیا نہ بنائے گا۔" کیوں نہیں؟ کیا اُس نے فرمایا نہیں، "میں سب چیزوں کو نیا بناتا ہوں؟" مگر میرا دل تو پتھر کی مانند سخت ہے،" تم کہتے ہو۔ "اچھا، مگر وہ فرماتا ہے، "میں سب چیزوں کو نیا بناتا ہوں،" سو وہ تجھے نیا دل بھی دے سکتا ہے۔ "اوہ! مگر میں بہت ہی ضدی ہوں۔" "ہاں، ہاں، مگر وہ سب چیزوں کو نیا بناتا ہے، اور وہ تجھے ننھے بچے کی مانند نرم اور حساس بنا سکتا ہے۔

اکثر ایسا ہوا ہے کہ کسی بوڑھے گناہگار نے اپنے بچپن کو یاد کیا، جب وہ ماں کی گود میں بیٹھ کر اپنی مختصر سی حمد گایا کرتا تھا۔ اور اُس نے کہا، "آہ! تب سے میں نے عجیب مقامات دیکھے ہیں، اور میرا دل سخت ہو گیا ہے۔ کاش میں پھر ویسا ہو "اجاتا جیسا اُس وقت تھا

تو سن لے، تو ویسا ہو سکتا ہے، تو ہو سکتا ہے۔ مسیح تجھے واپس وہاں لے جا سکتا ہے۔ نہیں، بلکہ وہ تجھے اُس سے بھی بہتر بنا سکتا ہے جو تُو اُس وقت تھا جب تیرے سونے جیسے بال تیرے خوبصورت سر پر لہراتے تھے، کیونکہ تُو اُس وقت اتنا معصوم نہ تھا جتنا اب تُو سمجھتا ہے۔

مسیح تجھے حقیقتاً پاک دل دے سکتا ہے۔ وہ تجھے ایک نیا مخلوق بنا سکتا ہے، تاکہ تُو توبہ کر کے ایک بچہ بن جائے۔

"اوہ! تُو کہتا ہے، "میں یہ کیسے حاصل کروں؟ میں اُس کے لیے خود کو کیسے تیار کروں؟"

تجھے اُس کے لیے خود کو تیار کرنے کی ضرورت نہیں۔

جیسے تُو ہے، ویسے ہی اُس کے پاس آ۔ اُس پر بھروسہ رکھ کہ وہ کرے گا، اور وہ ضرور کرے گا۔ یہی تو ایمان ہے۔ بھروسہ، انحصار۔

کیا تُو یقین رکھتا ہے کہ مسیح تجھے نجات دے سکتا ہے؟ اوہ! تُو یقین تو رکھتا ہے۔

تو اب، کیا تُو اُس پر بھروسہ کرے گا کہ وہ تجھے نجات دے؟

کیا تُو اُس پر اعتماد کرے گا کہ وہ تجھے شراب نوشی سے، غصے کے مزاج سے، غرور سے، خود پسندی سے، شہوتوں سے رہائی دے؟

کیا تُو چاہتا ہے کہ مسیح یسوع میں نیا مخلوق ہو جائے؟

اگر ایسا ہے، تو خود یہ خواہش بھی آسمان سے آئی ہے۔

مجھے امید بندھتی ہے کہ اُس نے تیرے اندر نیک کام کا آغاز کر دیا ہے، اور جو کام وہ شروع کرتا ہے، اُسے پورا بھی کرتا ہے۔

خوف نہ کہا، خواہ تیرا کردار کتنا ہی بگڑا ہوا ہو، یا تیرا مزاج کتنا ہی بدسرشت کیوں نہ ہو۔

"مسیح فرماتا ہے، "دیکھ، میں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں۔

!کتنا بڑا عجوبہ ہے کہ کسی انسان کو نیا دل مل جائے

تم جانتے ہو، اگر ایک جھینگا لڑائی میں اپنا پنچہ کھو دے تو وہ نیا پنچہ اُگا لیتا ہے، اور اسے بہت حیرت انگیز سمجھا جاتا ہے۔ اگر انسان نئے بازو یا نئی ٹانگیں اُگا سکتے تو یہ بھی بڑی تعجب خیز بات ہوتی، مگر کس نے کبھی سنا کہ کوئی مخلوق نیا دل

اُگاتی ہو؟

تم نے درخت کی شاخ کو کاٹے دیکھا ہو گا، اور شاید سوچا ہو کہ شاید وہ پھر سے کونپل نکالے، اور نئی شاخ ہو جائے، مگر کس نے کبھی سنا کہ بڈھا درخت نیا رس اور نیا مغز پا لیتا ہو؟

لیکن میرا خُداوند اور میرا مالک، جو مصلوب ہوا اور پھر جلال پایا، اُس نے نئے دل اور نیا مغز عطا کیا ہے۔ اُس نے آدمیوں کے اندر نئی جان ڈال دی ہے اور انہیں نئی مخلوق بنا دیا ہے۔ جب تُو ماضی پر غور کرتے ہوئے اشک بار ہوتا ہے تو میں اُس آنسو کو تیری آنکھ میں دیکھ کر شادمان ہوں، مگر اب انہیں پونچھ ڈال اور صلیب کی طرف نظر کر کے یوں کہہ

،جیسے کہ ہوں میں، بے عذر و حجت"  
مگر یہ کہ تیرے لہو کا قطرہ  
،میرے واسطے بہایا گیا  
—اور تُو مجھے بلاتا ہے  
"اے خُدا کے برّہ، میں آتا ہوں

"اے خُداوند! مجھے نئی مخلوق بنا دے"

اگر تُو نے دل کی گہرائی سے یہ کہا، اے عزیز بھائی، تو تُو واقعی نئی مخلوق ہے، اور ہم اس نجات دہندہ کی تجدید بخش قدرت میں یکجا خوشی منائیں گے۔

اب مجھے چند الفاظ اُن سے کہنے دے جو خُداوند سے محبت رکھتے ہیں۔ ہو سکتا ہے تمہاری اولاد میں سے کوئی بہت بگڑا ہوا ہو، یا تمہارے رشتہ داروں میں سے کوئی گناہ در گناہ میں گرتا جا رہا ہو۔ میں تمہیں نہایت تندہی سے تلقین کرتا ہوں کہ میرے اس "متن پر غور کرو: "دیکھ،" خُداوند فرماتا ہے، "میں سب چیزوں کو نیا بناتا ہوں۔

نہیں، نہیں،" بوڑھا باپ کہتا ہے، "میں اپنے بیٹے کے لیے دُعا کیا کرتا تھا۔ اُس نے میرا دل توڑ دیا۔ اُس نے اپنی ماں کے بالوں کو غم سے سفید کر دیا اور اُسے قبر تک پہنچایا، لیکن وہ چلا گیا اور میں نے برسوں سے اُس کی کچھ خبر نہ پائی—اب تو مجھے یہ تک کہنے سے خوف آتا ہے کہ کاش اُس کی کوئی خبر آئے، کیونکہ وہ اتنا بے باک اور گمراہ ہو چکا تھا کہ میری "واحد تسلی یہی ہے کہ اُسے بھلا دوں۔

ہاں،" یہاں ایک شوہر کہتا ہے، "میں نے اپنی بیوی کے لیے کئی بار دُعا کی، مگر اب تو یہ سوچ کر دل ہار بیٹھا ہوں کہ شاید "میری زندگی میں اُس کی نجات دیکھنا ممکن نہیں۔

اوہ! مگر بھائیو اور بہنو، ہم کیا جانیں؟ چونکہ خُداوند نے ہمیں بچایا، اُس کی قدرت کی کوئی حد نہیں۔ دیکھو اس مقدس کلام کو: ""دیکھ، میں سب چیزوں کو نیا بناتا ہوں۔

"!میں دُعا کروں گا،" اے خُداوند، میرے بچوں کو نیا بنا

"!ثم دُعا کرو،" اے خُداوند، میری بیوی کو نیا بنا

"!اے پارسا بیویو، جن کے شوہر بے دین ہیں، ثم دُعا کرو،" اے خُداوند، ہمارے شوہروں کو نیا بنا

تم جنہیں اپنے پیاروں کی فکر ہے، جو تمہارے دلوں پر بھاری بوجھ بنے ہوئے ہیں، خُداوند یسوع سے دُعا کرو کہ وہ انہیں نئی مخلوق بنائے۔

اور جب ہمارے پیارے نیا بن جاتے ہیں، تو وہ کتنے عظیم باعث تسلی بن جاتے ہیں—جتنا کبھی وہ سببِ غم تھے، اتنا ہی وہ اب شادمانی کا باعث ہوتے ہیں۔

جتنا بڑا گناہگار، اتنی ہی زیادہ خوشی اُن ایمانداروں کو جو محبت رکھتے ہیں، جب وہ اُس کی نجات دیکھتے ہیں۔

دیکھ،" مسیح فرماتا ہے—اور مجھے یہ لفظ بہت بھاتا ہے—"دیکھو! کھڑے ہو کر اُسے تکو! دیکھو کہ میں نے اُسے، جو گناہ" میں گردن تک ڈوبا ہوا تھا، لے کر انجیل کا منادی کرنے والا بنا دیا۔ کیا میں پھر وہی کام نہیں کر سکتا؟ ادھر دیکھو، اور اُس مرتے ہوئے چور کو صلیب پر دیکھو، جو ہزار گناہوں میں سیاہ تھا—میں نے اُسے دھویا اور اُسی دن فردوس میں پہنچایا۔ میں کیا کچھ نہیں کر سکتا؟

"!دیکھ، میں سب چیزوں کو نیا بناتا ہوں"

حوصلہ رکھو، اے میرے بھائیو اور بہنو! ہم اب مسیح کی نجات بخش قدرت پر کوئی شک نہ کریں گے۔ بلکہ، خُدا کے فضل سے، ہم آئندہ اُس پر زیادہ ایمان لائیں گے، اور ہمارے ایمان کے مطابق ہی ہمیں حاصل ہو گا۔

اگر ہم صرف اُن دوستوں کے لیے اُس پر اعتماد رکھتے ہیں جن کے گناہ ہمیں معمولی لگتے ہیں، تو ہمارا چھوٹا ایمان چھوٹا اجر پائے گا۔



لیکن اگر ہم ایک عظیم خُدا پر مضبوط ایمان کے ساتھ آئیں، اور بڑے گناہگاروں کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر اُس نجات بخشنے والے کی حضوری میں لا کر رکھیں، اور کہیں، "اے خُداوند، اگر تُو چاہے تو تُو انہیں نیا بنا سکتا ہے"—اور اگر ہم اُس وقت تک التجا کرنا نہ چھوڑیں جب تک برکت حاصل نہ کریں، تو ہم بار بار اس مقدس سچائی کی جھلکیاں دیکھیں گے کہ یسوع سب چیزوں کو نیا بناتا ہے۔

اور ہم اُس کی نجات بخش قدرت کے گواہوں کو جمع کریں گے، اور سوتی ہوئی کلیسیا اور بے اعتقاد دنیا کے کانوں میں پکار اٹھیں گے:

"دیکھو، دیکھو، دیکھو! وہ سب چیزوں کو نیا بناتا ہے"

خُدا ہمیں یہ دیکھنے کا فضل دے۔  
آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سبرجن  
مُکاشفہ 14-1:1

آیت 1

یسوع مسیح کا مُکاشفہ، جو خُدا نے اُسے دیا تاکہ وہ اپنے خادموں پر اُن باتوں کو ظاہر کرے جو جلد ہونے والی ہیں؛ اور اُس نے اُسے اپنے فرشتے کی معرفت اپنے بندہ یوحنا پر ظاہر کیا۔

دو بار یہ لقب استعمال ہوا ہے—"بندہ"۔ یہ مُکاشفہ مسیح کے بندوں کے لیے ہے، اور سب سے پہلے اُس کے بندہ یوحنا کو دیا گیا۔ آسمان کے نیچے کوئی بڑی عزت نہیں کہ کوئی ایسا مالک پالے، اور اُس کا خادم کہلائے۔ ہم بھی آج اُسی کے خادم ہیں، اور اُسی خدمت میں ہمیں کامل آزادی اور بے پایاں مسرت حاصل ہے۔ پس، یہ کلام ہم سے مخاطب ہے۔

آیت 2-3

جس نے خُدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی اور اُن سب باتوں کی گواہی دی جو اُس نے دیکھی تھیں۔ مُبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کی باتیں سنتے اور اُن باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اِس میں لکھی ہیں، کیونکہ وقت قریب ہے۔

یہ نہیں فرمایا گیا، "مبارک ہے وہ جو مُکاشفہ کی کتاب کو سمجھتا ہے"—ورنہ میں ڈرتا ہوں کہ بہت تھوڑے لوگ اُس برکت میں شریک ہوتے—بلکہ فرمایا، "مبارک ہے وہ جو پڑھتا اور سنتے ہیں"، کیونکہ باپ کی آواز سننا بذاتِ خود برکت ہے، اگرچہ ہم اُسے پوری طرح سمجھ نہ پائیں۔

جب تُو بچہ تھا، تو تُو نے اپنے باپ کو کیسے سمجھنا سیکھا؟ یوں کہ پہلے تُو نے اُسے وہ سب کچھ کہتے سنا جو تیری سمجھ سے بالا تھا۔

میں اُن حصوں کو پڑھنا پسند کرتا ہوں جو میں اب تک نہیں سمجھ پایا، کیونکہ مجھے یاد ہے کچھ حصے جنہیں اب میں جانتا ہوں، وہ پہلے میرے لیے پوشیدہ تھے، اور اُسی مسلسل مطالعہ، سماعت، اور غور سے وہ نور میرے دل میں چمکا۔

پھر میں کیوں نہ مُکاشفہ کی کتاب پڑھتا رہوں، اگرچہ شاید میں ابھی اُس پر کوئی عقیدہ قائم کرنے کے قابل نہ ہوں؟ لیکن یہ یاد رکھو: اِس کتاب کی تعلیم بالآخر عملی ہے۔

یہ کتاب نجومیوں کی مانند محض مستقبل کی جھلک دکھانے کے لیے نہیں دی گئی، بلکہ ہمیں خُدا کے حضور عاجز کرنے، اور اُس حکمتِ ابدی پر بھروسہ سکھانے کے لیے دی گئی ہے جو ابتدا سے انجام تک سب کچھ جانتی ہے۔

اوہ! کاش ہم دوسرے ظہورِ مسیح کی تعلیم کو زیادہ عملی طور پر استعمال کریں—صرف قیاس آرائیوں کے لیے نہیں، بلکہ اِس لیے کہ ہم خبردار رہیں، اُس کے ظہور کے لیے چوکنا رہیں۔

آیت 4

یوحنا کی طرف سے آسیہ کی سات کلیسیاؤں کو: فضل اور سلامتی اُس کی طرف سے تمہیں حاصل ہو جو ہے، اور جو تھا، اور جو آنے والا ہے؛

کیا یہ باپ، یہوَوَہ، "میں ہوں جو ہوں" نہیں، جو ہر زمانہ میں موجود ہے اور تمام وقت کو بھر دیتا ہے؟

#### آیت 4

اور اُن سات رُوحوں کی طرف سے جو اُس کے تخت کے سامنے ہیں؛

کیا یہ رُوحُ القدس کی علامت نہیں، جس کا کامل اور متنوع کام آج لوگوں کے درمیان ظاہر ہوتا ہے؟ نہ صرف تخت پر، بلکہ تخت کے سامنے بھی، اپنے لوگوں کے درمیان کام کرتا ہوا؟

#### آیت 5

—اور یسوع مسیح کی طرف سے، جو سچا گواہ ہے جو ہمیں سچ بتاتا ہے، اور صرف سچ، ایسا گواہ جس پر بھروسا کیا جا سکتا ہے، جو ہمارے ایمان کے لائق ہے۔

#### آیت 5-6

اور مردوں میں سے جی اُٹھنے والا پہلوٹھا، اور زمین کے بادشاہوں کا سردار۔ اُسی کے لیے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور جس نے ہمیں اپنے خون سے ہمارے گناہوں سے پاک کیا اور ہمیں اپنے خُدا اور باپ کے لیے بادشاہ اور کابن بنایا؛ اُس کی تمجید اور سلطنت ابدالآباد رہے۔ آمین۔

#### آیت 7

ادیکھ

اسے دھیان سے دیکھو، غور کرو اور مراقبہ کرو۔

#### آیت 7

دیکھ، وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہے۔ یہ عظیم تعلیم ہے جسے کبھی پس منظر میں نہیں ڈالنا چاہیے۔ پاک نوشتوں کو مکمل طور پر تبھی سمجھا جا سکتا ہے جب یہ پہلو شامل ہو—ورنہ وہ نامکمل رہتی ہیں۔ عہد عتیق مسیح کی پہلی آمد کے بغیر ایسا معما ہے جس کی کنجی نہیں، اور عہد جدید اُس کی دوسری آمد کے بغیر اُسی حالت میں ہے۔

#### آیت 7

—دیکھ، وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہے؛ اور ہر آنکھ اُسے دیکھے گی تیری آنکھ، اے عزیز دوست، اور میری بھی۔ "ہر آنکھ اُسے دیکھے گی۔" جو کچھ ہم آئندہ نہ دیکھ سکیں، ایک بات یقینی ہے—ہم اُسے دیکھیں گے۔ اور وہ بھی جنہوں نے اُسے چھیدا۔" اِیہ اُن کے لیے کیسا منظر ہو گا نہ صرف اُن رومیوں اور یہودیوں کے لیے جنہوں نے اُسے مصلوب کیا، بلکہ ہم سب کے لیے بھی، جنہوں نے اپنے گناہوں سے اُسے چھیدا، اپنی بدگوئیوں، اپنی لغزشوں سے اُسے رسوا کیا۔

#### آیت 7

اور وہ بھی جنہوں نے اُسے چھیدا؛ اور زمین کی سب قومیں اُس کی وجہ سے نوحہ کریں گی۔ ہاں، آمین۔

"یہ یقینی ہے—یہاں خُدا کی مہر ہے، الوہیت کی عظیم تصدیق: "ہاں، آمین

#### آیت 8-9

"میں الفا اور اومیگا ہوں، اوّل اور آخر، خُداوند فرماتا ہے، جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے، قادر مطلق۔" مَیں یُوحنا، جو تمہارا بھائی اور یسوع مسیح میں مصیبت اور بادشاہی اور صبر میں شریک ہوں، اُس جزیرہ میں تھا جو پطُمس "کہلاتا ہے، خُدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کے سبب سے۔

وہاں اِس لیے بھیجا گیا کہ اُس نے انجیل کی منادی کی تھی — بے شک اُسے سزا کے طور پر اُس ویران مقام پر جلاوطن کیا گیا تاکہ اُس کی بلیغ زبان کو موقوف کیا جائے، اور اُس کی محبت بھری نصیحتوں سے کلیسیا کی تعمیر روک دی جائے۔

مَیں خُداوند کے دن رُوح میں تھا" — یعنی ہفتہ کے پہلے دن، جو خاص طور پر خُداوند کی عبادت کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔"

دھیان دیجئے کہ یوحنا نے اِس دن کو یاد رکھا۔ اگرچہ وہ ایک ویران جزیرہ میں تھا، اور تمام ایمانداروں کی رفاقت سے دُور تھا، پھر بھی اُس نے احتیاط سے یہ دن عبادت میں گزارا، اور خُدا کے حضور آیا۔ پس ہمیں بھی کبھی عذر نہ بنانا چاہیے جب ہم سفر میں ہوں یا تفریح کی غرض سے کہیں اور ہوں۔ خُداوند کا دن دُنیا کے ہر گوشے میں ویسا ہی مقدس ہے، جیسا اپنے وطن میں، اور ہمیں اِس دن کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اُٹھانا چاہیے۔

خُدا نے اِس دن کو ہمارے فائدے کے لیے محفوظ رکھا ہے۔ یہ قید کا دن نہیں بلکہ پاک خوشی اور آرام کا دن ہے۔ ہمیں اُن برکتوں سے محروم نہ ہونا چاہیے جو اِس دن میں پوری طرح پک چکی ہیں۔ "میں خُداوند کے دن رُوح میں تھا" — یعنی خُدا کا رُوح اُس پر نازل ہوا، اُسے روحانی باتوں کو سمجھنے، دیکھنے اور محسوس کرنے کی قدرت بخشی۔ کاش کہ یہ حالت خُدا کے تمام لوگوں پر اِس صبح طاری ہو

#### آیت 10

"میں خُداوند کے دن رُوح میں تھا، اور اپنے پیچھے نرسنگے کی سی بڑی آواز سُنی۔"  
صاف، بلند، اور سُریلی آواز۔

#### آیت 11

جو کہتی تھی، "میں الفا اور اومیگا ہوں، اوّل اور آخر، اور جو کچھ تُو دیکھے اُسے کتاب میں لکھ، اور اُسبہ کی سات کلیسیاؤں "کو بھیج دے: افسس، اور سمرنہ، اور پِرمگٹس، اور تھیاتیرا، اور ساردس، اور فلادلفیہ، اور لُودیکہ۔"

ان تمام مقامات میں کلیسیائیں موجود تھیں۔  
رُوح القدس کی عادت نہیں کہ وہ "چرچ آف انگلینڈ" یا کسی قومی نام سے کلیسیا کو مخاطب کرے، بلکہ وہ یوں کہے گا: "لندن کی کلیسیا"، "برمنگھم کی کلیسیا"، "نیوکسل کی کلیسیا"۔ یہ سب الگ اور مستقل کلیسیائیں ہیں، اگرچہ وہ مسیح یسوع میں ایک ہیں، تاہم ہر ایک کلیسیا خُدا کے رُوح کی مرضی کے مطابق اپنے اندر کامل اور مکمل ہے۔

#### آیت 12

"اور میں اُس آواز کو دیکھنے کے لیے پھرا جو مجھ سے بولی تھی؛"  
یہ ایک فطری عمل ہے۔ جب ہم کوئی آواز سُنتے ہیں، تو ہم اُس شخص کو دیکھنا چاہتے ہیں جس سے وہ آواز آتی ہے۔ اسی لیے، شاید، ہم واعظ کا چہرہ دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ یہ کوئی گناہ نہیں بلکہ ایک بے ضرر کمزوری ہے کہ انسان اُس شخص کا چہرہ دیکھنا چاہے جس نے اُس کے دل سے کلام کیا۔

#### آیت 12

"اور پلٹ کر سات سنہری چراغدان دیکھے۔"  
یا سات قندیلیں یا شمعدان۔  
عہد عتیق میں تو ایک ہی سات شاخوں والا سنہری شمعدان تھا، لیکن یہاں سات الگ الگ چراغدان ہیں، کیونکہ یہ ساتوں کلیسیائیں جداگانہ اور مستقل ہیں، ہر ایک اپنی انفرادیت میں کامل۔

#### آیت 13

"اور اُن سات چراغدانوں کے درمیان ایک کو دیکھا جو ابن آدم کے مانند تھا"  
یا کسی انسان کے مانند — یعنی انسان کے مانند، کیونکہ اگرچہ اُس کی شان و شوکت بے پایاں ہے، اور اُس کی الٰہیت لامحدود ہے، تاہم وہ یقیناً انسان بھی ہے۔ یہ ایک نہایت تسلی بخش حقیقت ہے۔

#### آیت 13

"جو پاؤں تک جُہ پہنے ہوئے تھا"  
— اوہ، کیا خوشی کی بات ہے  
کہ ہماری بشر میں  
نور کے تخت پر بیٹھا ہے  
ایک ایسا جو انسان سے پیدا ہوا  
اور کامل خُدائی میں چمکتا ہے۔

#### آیت 13

"اور چھاتی کے پاس سنہری پیٹی باندھے ہوئے تھا۔"  
ایک شاہی لباس — جو ابرات سے آراستہ سنہری پیٹی۔

آیت 14

"اُس کا سر اور اُس کے بال سفید اون کی مانند، برف کی مانند سفید تھے"  
کیونکہ وہ "ایام کا قدیم" ہے، اور ساری حکمت جو سفید بالوں سے منسوب کی جاتی ہے، اُس میں موجود ہے۔

آیت 14

"اور اُس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند تھیں۔"  
جانچنے والی، ہر چیز کو چھیننے والی، اور سب کچھ بھانپ لینے والی نگاہیں۔